

دنیا کی زندگی کی حقیقت

أَنْهُوَ ذِي الْلَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ X☆X☆X

اکثر مسلمان دنیا کی محبت میں اندھے ہو چکے ہیں۔ لوگ دنیا کی آسانیوں کے بد لے قبر اور جہنم کے عذابوں کا سودا کر چکے ہیں۔ اس کی وجہ دنیا کی زندگی کی حقیقت سے علمی ہے۔ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ اصل کامیابی تو دنیا کی دولت اور شہرت ہی ہے۔ زندگی دوبارہ نہیں ملے گی، یہاں خوب مزے کرلو، قبر اور قیامت کی باری آئے گی تو دیکھی جائے گی۔ یعنی دنیا کی محبت نے اکثریت کو آخرت سے بے خبر اور بے پرواہ کر رکھا ہے۔ دنیا کی حقیقت اس وقت سمجھ آتی ہے جب فرشتے روح قبض کرنے آتے ہیں اور آخرت سے غافل انسان خوف اور حسرت سے چھتا ہے اے میرے رب! مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں نیک اعمال کر سکوں [Sura:23, Verses: 99-100] لیکن موت کے وقت کی حسرت بے کار ہے۔ دنیا کی زندگی کی حقیقت کو سمجھنے کا موقع اور فائدہ موت سے پہلے ہے۔ جو مسلمان دنیا کی حقیقت نہ سمجھے، یہاں ممکن ہے کہ وہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دے۔ اللہ علیکم اور محمد رسول اللہ علیہ السلام کی نظر میں اس دنیا کی کیا حیثیت ہے؟ آئیے علم حاصل کیجئے۔

﴿اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي الْأَرْضِ إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُوَ وَزِينَةٌ وَّ تَفَاخُرٌ ۚ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَ الْأُوْلَادِ كَمَثِيلٍ غَيْرِهِ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ بِنَاءً ثُمَّ يَهِيئُ لَهُمْ فَسَرَّةٌ مُضْفَرًا ثُمَّ يَكُونُ حُطَاماً﴾ [الحدیڈ: 57]

”جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشا اور ظاہری خوبصورتی اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے کو بڑا جتنا اور مال اور اولاد کی کثرت کی حرص ہے۔ جیسے بارش کہ اس سے اگنے والی سمجھتی کسانوں کو خوش کر دیتی ہے، پھر وہ سمجھتی اپنے عروج پر آتی ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ وہ پک کر زرد ہو جاتی ہے، پھر پورا پھور ہو جاتی ہے۔“ [☆] کھیل کی طرح زندگی میں کئی تلخ اور خوش گوار لمحے آتے ہیں۔ کھیل میں جیت کی خوشی کی طرح دنیا کی آسانیوں کی خوشی بھی وقوع ہے۔ یہ دنیا ایک تماشے کی مانند ہے جس میں ہر کوئی مالک، ملازم، شوہر، بیوی وغیرہ کا Role ادا کر رہا ہے، لیکن ہر انسان کا اصل روپ یہ ہے کہ وہ Examination Hall میں اپنا اعمال نامہ لکھ رہا ہے۔ اس دنیا کی مصنوعی خوبصورتی جنت کی اصل خوبصورتی سے غافل کر دیتی ہے۔ انسان اسی کوشش میں رہتا ہے کہ وہ دولت کی کثرت یا اپنی اولاد کی دنیاوی برتری میں اپنے رشتہ داروں یا دوستوں سے سبقت لے جائے۔ انسان ساری زندگی زیادہ سے زیادہ جائیداد بنانے کی ہوں میں رہتا ہے یا اپنی اولاد کی دوسرے کی اولاد پر برتری کی حرص کرتا رہتا ہے۔ اللہ نے انسانی زندگی کو فصل سے تیشیح دی ہے۔ جیسے کسان تیشیح بوکرا چھپی فصل کی امید کرتا ہے ایسے ہی میاں بیوی امید کرتے ہیں۔ پیدا ہونے والا بچہ والدین کو خوش کر دیتا ہے۔ پھر وہ بچہ اپنی جوانی اور عقل کے عروج پر تیشیح جاتا ہے۔ پھر بڑھا پا اس کے مضبوط جسم کو مر جھادتا ہے یا اچانک آنے والی موت اسے پہلی زرداری بنادیتی ہے۔ پھر اس کا مردہ جسم جائے یاد فٹائے جانے کے بعد پورا پھور ہو جاتا ہے۔“

اللَّهُ نَفِيلٌ فِي الْأَرْضِ فَمَا يَعْمَلُ إِلَّا مَا شَاهَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهِ وَمَا يَنْسَاكُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهِ

وَالَّذِينَ أَتَقْوَى فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ⁽²¹²⁾

”اللَّهُ كَمَا نَهَا يَدَهُ عَنِ الْمُحْكَمِ“ کے نتائج کے لیے دنیا کی زندگی خوبصورت بنا دی گئی ہے اور وہ مومنین کا مذاق اڑاتے ہیں اور جو لوگ متقدی ہیں وہ قیامت کے دن ان سے بہت بالاتر ہوں گے اور اللہ جسے چاہے ہے شمار رزق عطا فرماتا ہے“ [ابقرہ: ۲] [☆: محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے اکثر صحابہ مالی طور پر انتہائی کمزور تھے۔ لکھ کے امیر کفار ان کا مذاق اڑاتے تھے کہ اگر یہ اللہ کے پیارے ہوتے تو ان کی غربت کا یہ حال نہ ہوتا۔ اللہ نے فرمایا کہ یہ غریب متقدین قیامت کے دن نافرانوں سے بہت بلند مرتبے پر فائز ہوں گے۔ یہ اللہ ہی کی حکمت ہے کہ کے مال کی کثرت سے گمراہ کرنا ہے اور کے مال کی شکلی سے متقدی رکھنا ہے۔ انسان اللہ کی حکمت نہیں سمجھ سکتے۔]

اللَّهُ نَفِيلٌ فِي الْأَرْضِ فَمَا يَعْمَلُ إِلَّا مَا شَاهَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهِ وَمَا يَنْسَاكُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهِ

الْذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْخِيلُ الْمُسَوَّمَةُ وَالْأَنْعَامُ وَالْحَرْثُ ذَلِكَ مَنَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ⁽¹⁴⁾

”لوگوں کے لئے پسندیدہ چیزوں محبوب بنا دی گئی ہیں، جیسے عورتیں اور بیٹے اور جمع کئے ہوئے خزانے سونے اور چاندی کے اور نشان دار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی۔ یہ دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا فائدہ ہے“ [آل عمران: ۳]

[☆: دنیا وی آزمائشوں میں عورتیں سب سے پہلے نمبر پر ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد جو فتنے زومنا ہوں گے ان میں مردوں کے لیے سب سے برا فتنہ عورتوں کا ہے۔“ [صحیح بخاری] شادی سے پہلے یا شادی کے بعد اکثر مرد عورتوں کے پیچھے اپنی آخرت یا والدین کی عزت کا یہ غرق کرتے ہیں۔ Electronic Media: نئگی فنکاراؤں اور جسم فروش عورتوں سے بھرا ہوا ہے۔ اپنے جسم کی نمائش کرنے والی جاہل عورتوں سے دفتر اور بازار بھرے ہوئے ہیں۔ عورت کے بعد اولاد، جائیداد، گاڑیوں اور زمینوں کی محبت انسان سے ہر ناجائز کام کروا لیتی ہے۔ اگر ان چیزوں کا جائز استعمال کیا جائے تو یہ اللہ کی نعمتیں ہیں ورنہ یہی جہنم کا باعث ہیں۔]

اللَّهُ نَفِيلٌ فِي الْأَرْضِ فَمَا يَعْمَلُ إِلَّا مَا شَاهَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهِ وَمَا يَنْسَاكُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهِ

لِيُعَلِّمَهُمْ بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَرْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَفِرُونَ ⁽⁵⁵⁾ [اتوبہ: ۹]

”سو ان کے مال اور اولاد تمہیں تجھ میں نہ ڈال دیں یقیناً اللہ چاہتا ہے کہ انھیں ان ہی چیزوں کے ساتھ دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جان نافرمانی کی حالت میں ہی نکلے“

[☆: اللہ کے نافرانوں کے مال اور اولاد کی خوشحالی متفقین کو نہیں اس غلط فہمی میں نہ ڈال دے کہ اللہ ان سے بہت خوش ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مال یا اولاد کو ان کے لیے دنیا کا عذاب بنادیا ہے۔ ان کا حرام مال ان کے دکھوں کی جڑ ہے اور ان کی اولاد کی نافرمانی، بیماریاں اور دُکھ ان کے لیے عذاب ہے۔ مال یا اولاد کی محبت انھیں آخرت سے غافل رکھتی ہے اور موت انھیں جہنم واصل کر دیتی ہے۔]

﴿اللَّهُ نَعِمْلَنَاهُ فَرِمَاهُ: «يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا﴾ يَتَخَافَّتُونَ بَيْنَهُمْ إِنَّ

لِبِثْمٌ إِلَّا عَشْرًا﴾ نَحْنُ أَغْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثُلُهُمْ طَرِيقَةً إِنَّ لَبِثْمٌ إِلَّا يَوْمًا﴾ [طه: 20]

”جس دن سور پھونکا جائے گا اور ہم گناہ گاروں کو نیلی آنکھوں کے ساتھ گھیر لائیں گے۔ وہ آپس میں سرگوشیاں کریں گے کہ تم دنیا میں صرف دس دن رہے۔ ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ کہیں گے۔ جب ان میں سے اچھے اندازے والا کہے گا کہم دنیا میں صرف ایک دن رہے۔“

☆: روزِ قیامت گناہ گار کہیں گے کہ دنیا کی زندگی تو آخرت کے مقابلے میں ایک دن کی مانند تھی۔ کاش ہم آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتے!

﴿اللَّهُ نَعِمْلَنَاهُ فَرِمَاهُ: «وَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ زِينَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ

خَيْرٌ وَّ أَبْقَى أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ اَفَمَنْ وَعَدْنَا وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ

كَمَنْ مَتَعْنَهُ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ﴾ [العنکبوت: 28]

”اور جو تمہیں دیا گیا ہے کسی چیز میں سے بھی، ہو وہ دنیا کی زندگی کا تحوڑا سافا کندہ اور اس کی ظاہری خوبصورتی ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہترین اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ سوم کیوں نہیں صحیحت؟ کیا جس سے ہم نے وہدہ کیا ہے، اچھا وعدہ، ہو وہ اُسے پانے والا ہے کیا اس کی طرح ہے جس کو ہم نے دنیا کی زندگی کا تحوڑا سافا کندہ دیا ہے، پھر وہ قیامت کے دن گرفتار مجرمین میں سے ہو گا؟“

☆: ایک انسان اللہ کا فرمانبردار ہے، دین کو دنیا پر ترجیح دتا ہے اور اپنے رزق کی تنگی پر صبر کرتا ہے۔ اللہ نے ایسے مومن سے جنت کی نعمتوں کا وعدہ فرمایا ہے اور وہ اُسے اپنی موت کے فوراً بعد پانے والا ہے۔ ایک انسان اللہ کا فرمان ہے، اُسے صرف دنیا کی فکر رہتی ہے، وہ اسلام کے احکامات کو Optional سمجھتا ہے لیکن اللہ نے اُسے دنیا کی ہر نعمت دے رکھی ہے۔ اُس کی موت اور قیامت کے دن فرشتے اُس کی گرفتاری کا وارنٹ لے کر آئیں گے اور اُسے آگ میں قید کر دیا جائے گا۔ کیا یہ دونوں انسان برادر ہیں؟ آپ خود فیصلہ کر لیں۔

﴿اللَّهُ نَعِمْلَنَاهُ فَرِمَاهُ: «وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكُفُرُ بِالرَّحْمَنِ لِبَيْوَتِهِمْ

سُقْفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجٍ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ﴾ وَلِبَيْوَتِهِمْ أَبْوَابًا وَ سُرُّرًا عَلَيْهَا يَتَكَبُّونَ﴾ وَزُخْرُفًا

وَإِنْ كُلُّ ذِلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَقِّينَ﴾ [الازف: 43]

”اور اگر یہ نہ ہوتا کہ تمام لوگ ایک گروہ ہو جائیں گے، جو اللہ کے نافرمان ہیں، ہم اُن کے لیے اُن کے گھروں کی چھتیں اور سریٹریاں جن پر چڑھیں، چاندی کی کر دیتے۔ اور اُن کے گھروں کے لیے دروازے اور تخت جن پر تکیہ لگا کر بیٹھیں، ہونے کے۔ اور یہ سب کچھ بھی نہیں ہے مگر دنیا کی زندگی کا تحوڑا سافا کندہ اور آخرت کی نعمتیں تمہارے رب کے پاس صرف متقین کے لیے ہیں۔“

☆: نافرانوں کو دولت کی کثرت عطا کرنا اللہ کی ذہیل ہے۔ چند سال کے مزے نافرانوں کے لیے اور ہمیشہ کے مزے متقین کے لیے

حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم دیکھو کہ اللہ کسی شخص کو اس کی نافرمانیوں کے باوجود واسطے کی خواہش کے مطابق دنیاوی نعمتیں عطا فرماتا ہے، تو یہ یقیناً (اللہ کی) ذہیل ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذِكْرُوا بِهِ فَخُنَّا غَلَيْهِمْ أَبْوَابُ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرَحُوا بِمَا أُوتُوا أَخْدَنَاهُمْ بَغْثَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ (۴۴) [الاتعام: ۶]

”سو جب وہ بھول گئے جس کی ان کو صیحت کی جاتی تھی، ہم نے ان پر ہرنعت کے دروازے کھول دیے۔ یہاں تک کہ جب وہ عطا کردہ نعمتوں پر اترانے لگے، ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا، سو وہ حیران رہ گئے۔“ [رواہ امام احمدؓ]

حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ کے نزدیک دنیا (یہ حیثیت) پھر کے پر کے برادر بھی ہوتی تو وہ کسی ہر کش کو دنیا کے پانیوں میں سے ایک گھوٹ بھی نہ پلاتا۔“ [رواہ امام ترمذیؓ، ابن ماجہؓ والامام احمدؓ]

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دینار اور درهم کا بندہ ملعون ہے۔“ [رواہ امام ترمذیؓ]

☆ جس مرد یا عورت کی زندگی کا مقصد صرف دولت کمانا ہو اور اسے اللہ کے احکام اور آخرت کی کوئی پراہنہ ہو، وہ لعنتی انسان ہے۔

حضرت قباہ بن نعماںؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے دنیا (یہ آسمانوں) سے ایسے بچاتا ہے جیسا کہ تم میں سے برا یک اپنے بیمار (ثی) کو پانی سے بچاتا ہے۔“ [رواہ امام ترمذیؓ والامام احمدؓ]

حضرت مستور بن شدادؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال بس اتنی کی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی دریا کے پانی میں ڈالے اور غور کرے کہ انگلی کے ساتھ کتنا پانی لگتا ہے۔“ [رواہ امام مسلمؓ]

حضرت عمر بن عوفؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تمہارے بارے میں فقیری کا خوف نہیں رکھتا، لیکن میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر فراخ ہو جائے گی، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فراخ ہوتی۔ سو تم اس میں رغبت کرو گے، جیسا کہ انہوں نے اس میں رغبت کی اور وہ تمہیں تباہ و بر باد کرے گی جیسا کہ اس نے انہیں تباہ و بر باد کر دیا۔“ [رواہ امام بخاریؓ]

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کہتا ہے کہ میرے پاس اتنا مال ہے اور حقیقتاً اس کے مال میں سے اس کا اصل مال ۳ قسم کا ہے☆ جو اس نے کھایا اور ختم کر دیا☆ جو لباس اس نے پہن کر یوں کر دیا☆ جو اس نے عطیہ دے کر (آخرت کے لیے) ذخیرہ کر لیا۔ اس کے سوا جو بھی ہے وہ لوگوں کے لیے چھوڑ کر جانے والا ہے۔“ [رواہ امام مسلمؓ]

حضرت عمر بن میمون اودیؓ (ابی) روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو قیمت سمجھو: ا۔ بڑھاپے سے پہلے جاتی کو ۲ بیماری سے پہلے تندرتی کو ۳ غربت سے پہلے مالی خوشحالی کو ۴ مصروفیات سے پہلے فرصت کو ۵ موت سے پہلے زندگی کو۔“ [رواہ امام ترمذیؓ] ☆: بڑھاپے، بیماری، غربت، مصروفیات اور موت سے پہلے آخرت کی تیاری کرلو۔

حضرت امُّ الدّرداءؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے (پے شور) ابوالدرداءؓ سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ دنیا کی نعمتیں ایسے طلب نہیں کرتے جیسے وہ فلاں طلب کرتا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے سننا کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً تمہارے آگے دھوار گزار گھائی (ثیر) ہے، بھاری وزن والے لوگ اس سے (آسمان سے) نہ گزر سکیں گے۔“ میں چاہتا ہوں کہ اس گھائی کے لیے ہاکار ہوں۔ [رواہ امام یہقیؓ]

﴿ حضرت ابوآمامہ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ نبی نے فرمایا: "میرے نزدیک میرے قابلِ رشک دوستوں میں وہ مومن ہے جو حجڑے مال والا ہے، نماز میں لذت حاصل کرتا ہے، اپنے رب کی عبادت اچھے انداز سے کرتا ہے، در پر دو رہ کر بھی اللہ کی اطاعت کرتا ہے، لوگوں میں مشہور نہیں ہے، اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہیں ہوتا اور اس کا رزق ضرورت کے مطابق ہے سو وہ اس پر صبر کرتا ہے۔" پھر نبی نبی نے چنکی بجائی اور فرمایا: "اس کی موت آسانی سے ہوئی، اس پر رونے والیاں کم ہیں، اس کا درثیل ہے۔" [رواهہ امام ترمذی، ابن ماجہ و الامام احمد] [☆: کیا آپ محمد نبی کے قابلِ رشک دوست بننا چاہتے ہیں؟] ﴾

﴿ حضرت ابوآمامہ روایت کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ نبی نے فرمایا: "میرے رب نے مجھے اختیار دیا کہ (اگر چاہوں تو) وہ مکہ کی سفر زندگی کو میرے لیے سونا بنا دے۔ میں نے کہا نہیں اے میرے رب! لیکن میں (چاہا ہوں کر) ایک دن سیر ہو جاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں۔ سو جب میں بھوکا ہوں تو آپ کی طرف رجوع کروں اور آپ کا ذکر کروں اور جب میں سیر ہو جاؤں تو آپ کی حدوث ناء بیان کروں اور آپ کا شکریہ ادا کروں" [رواهہ امام ترمذی و الامام احمد] [☆: کوئی ہے جو یہی دعا کرتا ہو اور محمد نبی نے جیسا بنا چاہتا ہو؟] ﴾

﴿ حضرت ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ نبی چنانی پر سور ہے تھے۔ وہ بیدار ہوئے تو ان کے مبارک بدن پر چنانی کے نشانات تھے۔ ابن مسعود نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں حکم فرمائیں تو ہم آپ کے لیے زمگدا بچائیں اور خوبصورت چادر تیار کروائیں۔ محمد رسول اللہ نبی نے فرمایا: "مجھے دنیا کے ساتھ کیا؟ میرے اور دنیا کے درمیان بس اتنا تعلق ہے جیسا کہ وہ سوار جو کسی درخت کے سائے میں آرام کرتا ہے، پھر وہ درخت چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔" [رواهہ امام ترمذی، ابن ماجہ و الامام احمد] ﴾

﴿ حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ نبی نبی نے جب انہیں یمن کی طرف (کوزہ بنا کر) بھیجا تو نبی نبی (صحابیٰ یعنی عصامت کو) وصیت کرنے کے لیے ان کے ساتھ نکلے، انہوں نے معاذؓ کو سواری پر بٹھایا ہوا تھا اور خود بیدل چل رہے تھے۔ وصیت سے فارغ ہو کر محمد رسول اللہ نبی نے فرمایا: "کے معاذ! ممکن ہے کہ تم اس سال کے بعد میرے ساتھ طلاقات نہ کر سکو اور شاید تم میری مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزو۔" محمد نبی کی جدائی کا سوچ کر معاذؓ پھوٹ پھوٹ کر دنے لگے۔ رسول اللہ نبی نے معاذؓ سے گریز کرتے ہوئے اپنا چہرہ مبارک مدینہ کی طرف پھیلایا اور فرمایا: "یقیناً میرے قریب متقی لوگ ہوں گے، وہ جو بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں۔" [رواهہ امام احمد] ﴾

**وَإِنَّهَا لِلنَّاسِ الظُّفُرُ وَأَخْشَوْا يَوْمًا لَا يَعْجِزُ وَاللَّهُ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ
هُوَ جَازِ عَنْ وَالدِّهِ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنُكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا** ⁽³³⁾ [لقنهن: 31]

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرتے رہو اور اس دن سے خوف کھاؤ جب کوئی باپ اپنے بیٹے کے بدالے کام نہ آسکے گا اور نہ ہی کوئی بیٹا اپنے باپ کی جگہ کچھ بھی کام آسکے گا۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ سو دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔"

وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ